بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

تسلسل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۱۰ ر رجب ۱۳۹۹ھ ۶ ر احسان ۱۳۵۸ ہش ۶ ر جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۲۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ ر احسان (جون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دُعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے برادرم محمد شریف خالد صاحب آف فرینکفورٹ کے صاحبزادے عزیز شاہد احمد دماغ کی شریان پھٹ جانے سے اچانک تشویشناک طور پر بیمار ہوگئے تھے۔ ان کا فوری طور پر اپریشن کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عطا فرمائی اور عزیز شاہد کو معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائی جو محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا ایک معجزہ ہے۔ اب عزیز گھر آگیا ہے۔ اور تمام ٹسٹ ہو چکے ہیں جن کے نتائج خدا کے فضل سے نارمل نکلے ہیں۔

برادرم محمد شریف خالد صاحب ایک مخلص احمدی ہیں۔ وہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ، خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام احمدی بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے عزیز شاہد کی صحت اور ہر طرح سے پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

مُلاقات
تا اطلاع ثانی بند رہے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بند رہے گی۔

احباب نوٹ فرمالیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے پھر خدا نے اُن کو قبول کیا

جب تک انسان آزمایا نہ جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اَمۡ حَسِبۡتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاۡتِکُمۡ مَّثَلُ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ مَسَّتۡہُمُ الۡبَاۡسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلۡزِلُوۡا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:- کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان والے کہہ اُٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئیگی؟ یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

... لَقَدۡ رَأَیۡتُنَا نَغۡزُوۡا مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَاۡکُلُہٗ اِلَّا وَرَقُ الۡحُبۡلَۃِ وَھٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اَنَّ اَحَدَنَا یَضَعُ یَضَعُ الشَّاۃُ (ترمذی)

ترجمہ:- ... ہمیں یاد ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگیں لڑا کرتے تھے در آنحالیکہ ہمارے پاس سوائے انگور کی بیل اور کیکر کے پتوں کے کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ چونکہ ہم پتے کھاتے تھے اس لئے ہم بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں اور واصلین سے ہو جائیں ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں۔ یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَہُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (پارہ ۲۰) جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔ ...... اہل اللہ مصائب و شدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ و تزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب و زلازل نہ آویں۔ جنہوں نے بعض اوقات تنگ آکر یہ بھی کہہ دیا حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ (البقرہ آیت ۲۱۵) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے پھر خدا نے اُن کو قبول کیا۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۲۵، ۲۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر انجمن دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ رجب ۱۳۹۹ھ

۶ احسان ۱۳۵۸ہش

۶ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے مشن میں مامورینِ الٰہی کی کامیابی کا راز

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بار بار ذکر کیا ہے کہ مامورینِ الٰہی کی شدید مخالفت ہوتی ہے۔ دعویٔ ماموریت کے ساتھ ہی پوری کی پوری قوم ان کے خلاف اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور انہیں ان کے مشن میں ناکام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ ایک طرف مامور من اللہ اور اس کے معدودے چند متبعین ہوتے ہیں جو ہوتے بھی ہیں بہت ہی کمزور اور بے بضاعت اور دوسری طرف پوری کی پوری قوم ہوتی ہے اور وہ ہوتی بھی ہے بے انتہا طاقتور یعنی بے حساب قوّت و اقتدار کی مالک۔ اس کے باوجود ہوتا یہ ہے کہ وہ مامور من اللہ اور اس کے کمزور و بے بضاعت ساتھی بالآخر اپنے مشن میں کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ان کے طاقتور مخالفین کو ناکامی و نامرادی کا مُنہ دیکھنا پڑتا ہے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اِس کی باطنی اور اصل وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے مبعوث کردہ مامور اور اس کی کمزور جماعت کی پُشت پر ہوتا ہے۔ وہ اسے ہر لحظہ اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازرہا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود ان کا قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مخالف تو یہ امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ یہ اب ختم ہوئے کہ اب! لیکن خدا تعالیٰ اپنے مامور کو مظفر و منصور کر کے اُس کے مخالفوں کی اِن امیدوں پر پانی پھیرتا چلا جاتا ہے۔ اِس باطنی اور اصل وجہ سے قطع نظر اگر مامور من اللہ اور اس کے ساتھیوں کے حالات پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت اُبھر کر سامنے آتی ہے کہ اِن کے دلوں میں اُن لوگوں کی ہمدردی اور خیر خواہی جو اُن کی جان کے درپے اور انکو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہوتے ہیں کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے جو انہیں ہر گھڑی اور ہر آن بے چین رکھتی ہے اور وہ ان کے غم میں اندر ہی اندر گھُل رہے ہوتے ہیں۔ ان کی یہ بے چینی اور غمخواری انہیں اللہ تعالیٰ کے آستانہ پہ جھکنے اور ان کی ہدایت یابی کے لئے دعائیں کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ چنانچہ وہ غم و اندوہ کے عالم میں انتہائی گداز دل کے ساتھ ان کی ہدایت یابی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ یہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر لوگوں کے دلوں میں مخفی تبدیلی کا موجب بنتی ہیں اور وہ غیر شعوری طور پر کشاں کشاں حق کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اِس طرح غلبۂ حق کی راہ مسلسل ہموار ہو رہی ہوتی ہے۔ آخر ایک وقت آجاتا ہے کہ حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان لوگوں کی ہمدردی اور غمخواری کا جذبہ (جنہوں نے انسانیت سوز مظالم ڈھا ڈھا کر آپؐ کی اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی زندگی اجیرن بنا رکھی تھی) انتہائی اوج کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ آپؐ اندر ہی اندر اِس غم میں گھُل رہے تھے کہ یہ لوگ حق کی مخالفت کر کے اپنی جانوں پر کیوں ظلم کر رہے ہیں! یہ کیوں ایمان لا کر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی امان کے نیچے نہیں لے آتے! از راہِ ہمدردی و غمخواری آپؐ کے دل کی جو حالت تھی اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء آیت ۴) یعنی یہ کہ شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ وہ کیوں نہیں ایمان لاتے۔ نوعِ انسان کے لئے اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال ہمدردی و غمخواری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک طرف انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہلِ دُنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اِس قدر ہمدردی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اُس کے لئے خطرہ میں ڈال دیتے ہیں اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس میں فرمایا ہے کہ تُو ان لوگوں کے مؤمن نہ ہونے کے متعلق اِس قدر ہمّ و غم نہ کر۔ اِس غم میں شاید تُو اپنی جان ہی دیدے۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ (یعنی مامورینِ الٰہی) ہمدردیٔ مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اِس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا یہاں تک کہ ماں باپ اور دوسرے اقارب میں بھی ایسی (باقی صفحہ پر)

نیا چاند ـــــ نیا سبق

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہر ایک مہینہ جو چڑھتا ہے وہ انسان کی بہتری کے لئے ہی آتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ نئے چاند کو دیکھ کر اپنی عمرِ رفتہ پر نظر ڈالے اور دیکھے کہ میری عمر میں سے ایک ماہ اَور کم ہو گیا ہے اور نہیں معلوم کہ آئندہ چاند تک میری زندگی ہے کہ نہیں؟ پس جس قدر ہو سکے وہ خیر و نیکی کے بجا لانے میں اور اعمالِ صالحہ کرنے میں دل و جان سے کوشش کرے اور دیکھے کہ میری زندگی کی مثال برف کی تجارت کی مانند ہے برف چونکہ پگھلتی رہتی ہے اور اس کا وزن کم ہوتا رہتا ہے اِس لئے اُس کے تاجر کو بڑی ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے اور اس کی حفاظت کا وہ خاص اہتمام کرتا ہے۔ ایسے ہی انسان کی زندگی کا حال ہے جو برف کی مثال ہے کہ اس میں سے ہر وقت کچھ نہ کچھ کم ہوتا ہی رہتا ہے اور اس کا تاجر یعنی انسان ہر وقت خسارہ میں ہے ۶۴-۶۵ سال جب گذر گئے اور اس نے نیکی کا سرمایا کچھ بھی نہ بنایا تو وہ گویا سب کے سب گھاٹے میں گئے۔ ہزاروں نظارے تم آنکھ سے دیکھتے ہو۔ اپنے بیگانے مرتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے تم اُن کو دفن کر کے آتے ہو اور یہ ایک کافی عبرت تمہارے واسطے وقت کی شناخت کرنے کی ہے۔ اور نیا چاند تمہیں سمجھاتا ہے کہ وقت گذر گیا ہے اور تھوڑا وقت باقی ہے اب بھی کچھ کر لو۔ لمبی لمبی تقریریں اور وعظ کرنے کا ایک رواج ہو گیا ہے ورنہ سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ایک لفظ ہی کافی ہے۔ کسی نے اسی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہے ؎

مجلسِ وعظ رفتنت ہوس است
مرگِ ہمسایہ واعظ تو بس است"

(خطباتِ نور جلد اوّل صفحہ ۱۸۳، صفحہ ۱۸۴)

پھر فرماتے ہیں:-

"پس ان روزانہ موت کے نظاروں سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں عبرت پکڑو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور کاہلی اور سُستی میں وقت کو ضائع مت کرو۔ مطالعہ کرو اور خوب کرو کہ بچہ سے لے کر جوان اور بوڑھے تک اور بھیڑ بکری اونٹ وغیرہ جس قدر جاندار چیزیں ہیں سب مرتے ہیں اور تم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ پس وہ کیا بدقسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے!!"

(ایضاً صفحہ ۱۸۴)

حضرت مصلح موعودؓ نے اِس اہم نصیحت کو جو اسلامی تصوّف کا نچوڑ اور روحانیت کا خلاصہ ہے اپنے دو اشعار میں کمال جامعیت سے سمو دیا ہے فرماتے ہیں ؎

اپنی اِس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو ✤ بعد میں تا کہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور ✤ اے مرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

(دوست محمد شاہد)

احمدیت کا مختصر تعارف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعت احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

(ریڈیو فیجی سے مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۹ء کو نشر کیا گیا۔)

سامعین کرام! آج میں آپ کی خدمت میں احمدیت کا ایک مختصر تعارف پیش کرتا ہوں احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں، احمدیت اسلام کی حسین تشریح (INTERPRETATION) کا نام ہے جس کے ذریعہ روئے زمین پر بسنے والی تمام اقوام کو اسلام کے نور سے منور کیا جا رہا ہے احمدیت کی بنیاد آج سے نوّے سال قبل ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو خدا تعالیٰ کی وحی و الہام کی بناء پر ہندوستان میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے رکھی۔

سُنّتِ قدیمہ

یہ ہمیشہ سے دستور اور سنتِ قدیمہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہدایت دینے کے لئے تشریف لاتے ہیں تو شروع میں لوگ ناسمجھی سے ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ان پر طرح طرح کے سوالات اور اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ اسی قدیم سنت کے مطابق حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی بھی شدید مخالفت کی گئی مگر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ آج سے نوّے سال قبل حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کو انتہائی کس مپرسی اور گمنامی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے وحی و الہام سے یہ خبر دی تھی کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے
کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اس کے عین مطابق آج دنیا کے ۴۲ ممالک میں احمدی مسلمان پائے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ سے زائد لوگ احمدیت میں شامل ہو چکے ہیں۔

مثیلِ مسیح

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کا دعویٰ مسیح موعود علیہ السلام ہونے کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے دعویٰ اور حالات سے بہت ملتا جلتا ہے اس لئے آپ مثیل مسیح بھی ہیں۔

آج سے انیس سو سال قبل حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جب تشریف لائے تو یہودیوں نے آپ کی شدید مخالفت کی اور مخالفت میں ایک دلیل یہ بھی پیش کی کہ ہماری کتاب بائیبل سچی ہے اس میں ملاکی نبی نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

"خداوند کے بزرگ اور ہولناک
دن کے آنے سے پہلے میں ایلیا
(یعنی ALIJAH) نبی کو تمہارے
پاس بھیجوں گا۔" (ملاکی ۴/۵)

اور ALIJAH نبی کے متعلق سلاطین ۲ باب ۲ آیت ۱۱ کی رو سے یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ "ALIJAH ایک رتھ پر بیٹھے ہوئے بگولے کے ذریعہ آسمان پر چلا گیا ہے" اور وہ دوبارہ مسیح کے آنے سے پہلے آسمان سے نازل ہوگا۔

بائیبل پر مبنی اس عقیدہ کی بناء پر یہودیوں نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے کہا کہ آپ سچے نہیں ہو سکتے۔

اس کے جواب میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا کہ ALIJAH نہ آسمان پر گیا ہے اور نہ ہی اس نے آسمان سے آنا تھا۔ آسمان پر جانا ایک استعارہ ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ALIJAH جو آنے والا تھا وہ یوحنا (JOHN) ہے جس سے میں نے بھی بپتسمہ لیا ہے۔ (متی ۱۴/۱۱، ۷/۱۱) اور آئندہ کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اب
سے تم مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے
جب تک کہ یہ نہ کہو گے کہ
مبارک ہے وہ جو خداوند کے
نام پر آتا ہے۔" (متی ۲۳/۳۹)

یہ کہہ کر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے صاف طور سے فرما دیا تھا کہ میں خود دوبارہ نہیں آؤں گا بلکہ میری دوبارہ بعثت ایک اور مبارک وجود کے ذریعہ ہوگی جو میرے نام پر آئے گا جیسا کہ ALIJAH کے نام پر اس کی SPIRIT (سپرٹ) اور POWER (پاور) پر JOHN (یوحنا) آئے۔ اسی طرح ایک اور مبارک وجود میرے نام پر آئے گا جو میرے مشابہ اور ہم صفات ہوگا۔ سو اس پیشگوئی کے مطابق اور دیگر کتب مقدسہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے کئی مشابہتیں حاصل ہیں۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے مشابہتیں

قرآن کریم سورۃ نور کی آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو پہلے لوگوں یعنی امت موسویہ کی طرح خلفاء دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس کے عین مطابق جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں تشریف لائے، اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔

دوسری مشابہت

جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام شریعت جدیدہ کے بغیر نبی اور رسول تھے، اسی طرح آپ کے مثیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتِ محمدیہ میں شریعتِ جدیدہ کے بغیر امتی نبی اور امتی رسول ہیں جیسا کہ آپ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا ہے

"میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا
ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور
اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے
اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے
نام سے پکارا ہے اور اس نے
میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے
نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ
تک پہنچتے ہیں۔"
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

تیسری مشابہت

جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے وقت یہودی ملاکی نبی کی پیشگوئی کے مطابق ALIJAH (ایلیا) نبی کے آسمان پر جانے اور آسمان سے نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے جسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے درست عقیدہ قرار نہیں دیا، اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت عام لوگ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر چلے جانے اور آسمان سے ان کے دوبارہ نازل ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔

چوتھی مشابہت

جس طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام امتِ موسویہ کے آخری مجدد اور خاتم الخلفاء تھے اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد امت موسویہ میں اور کوئی مجدد نہیں آیا اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے بعد کوئی خلافت چلی، اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امتِ محمدیہ کے آخری مجدد اور خاتم الخلفاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی اور مجدد نہیں بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی چودھویں صدی کے مجدد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ہزار سال کے لئے بھی مجدد ہیں جب کہ خود آپ نے اپنی کتاب لیکچر سیالکوٹ ص۴ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف
سے مسیح موعود کہلاتا ہے، وہ مجدد
صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر
بھی۔"

یعنی آپ ایک ہزار سال کے لئے بھی مجدد ہیں اور ایسا ہی آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص۱۹۳-۱۹۴ میں تحریر فرمایا ہے۔

"اور یہ بھی اہلِ سنّت میں متفق
علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس
امّت کا مسیح موعود ہے جو آخری
زمانہ میں ظاہر ہوگا ۔۔۔۔ وہ
مسیح موعود جو آخری زمانہ کا
مجدد ہے، وہ میں ہی ہوں۔"

سابقہ پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا ظہور

آج سے چودہ سو سال قبل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پاک حدیث میں یہ خبر دی تھی:۔

یخرج المھدی من قریۃ
یقال لھا کدعہ۔

(جواہر الاسرار قلمی از شیخ حمزہ بن علی ملک طوسی ۸۴۰ھ)

یعنی مہدی ایسی بستی سے ظاہر ہوں گے جسے کدعہ پکارا جائے گا۔

چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا مہدی علیہ السلام قادیان کی بستی سے ظاہر ہوئے جسے شروع میں قادی کہتے تھے۔

اس عظیم الشان صداقت کا ذکر کرتے ہوئے برصغیر ہند و پاک کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے یہ گواہی دی کہ "چہ عجب ہمیں مرزا صاحب مہدی باشند" یعنی اس میں کونسی تعجب کی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب ہی مہدی ہیں۔ آپ نے شہادت کو مزید بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

حضرت مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونے کی کئی علامات اپنی کتابوں میں بیان کی ہیں جن میں سے دو علامات ان کے دعوئ مہدویت کو نمایاں طور پر سچا ثابت کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ مہدی کدعہ بستی سے ظاہر ہوں گے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حدیثِ رسول ؐ کے مطابق بدری صحابہ ؓ کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ پاکباز صحابہ بھی عطا فرمائے ہیں جن کے نام آپ نے ایک کتاب میں درج فرمائے ہیں۔ (ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷)

امام موعود کا نام

قرآن کریم آیت وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (سورۃ الصف) میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت جو حضرت مہدی علیہ السلام کے ذریعہ مقدّر تھی آپ کا نام "احمد" بیان کیا گیا ہے اور اہلحدیث کی مشہور کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹ میں بھی مہدی کا نام "غلام" "احمد" اور "محمد" بیان کیا گیا ہے اور آج سے پانچ سو سال قبل ہندوستان کے مشہور و معروف بزرگ حضرت نعمت اللہ صاحب ولی متوفی ۱۴۳۲ء نے بھی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کا نام "احمد" بیان فرمایا ہے جیسا کہ آپ نے فارسی شعر میں فرمایا ہے ؎

اح م د مے خوانم
نام او نامدار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

(اربعین فی احوال المہدیین)

یعنی خدا تعالیٰ کے عظیم مامور مسیح و مہدی کا نام اح م د یعنی احمد ہوگا اور اس کی کامیاب اور مظفر زندگی کے بعد میں عالم کشف میں اس کے بیٹے کو اس کے حسن و احسان میں نظیر اور یادگار کے طور پر دیکھتا ہوں۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے عین مطابق اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سچے مسیح اور مہدی "احمد" کے نام ظاہر ہوئے اور آپ کی کامیاب اور مظفر زندگی کے بعد پیشگوئی کے عین مطابق آپ کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مصلح موعود ؓ آپ کے خلیفہ ثانی اور جانشین مقرر ہوئے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۱ سال تک خلافت کی جن کے بابرکت دور خلافت میں احمدیت کو دنیا بھر کے ممالک میں غیر معمولی ترقی حاصل ہوئی اور فجی میں بھی آپ ہی کے بابرکت دور خلافت میں ۱۹۶۱ء میں ناندی کے مقام پر حاجی محمد رمضان صاحب کی پہلی بیعت خلافت سے مخلص احمدی مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی جو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں ہیں جن کی ساتویں مسجد "مسجد بلال" کانسر وانگا کے مقام پر چند مہینے ہوئے افتتاح ہوا ہے اور سوا ہیں ستر ہزار ڈالرز (پاکستانی روپیہ کے لحاظ سے آٹھ لاکھ روپے) کے خرچ سے مسجد فضل عمر کی نصف تعمیر مکمل ہوگئی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعتِ اسلام کے لئے بہت بڑی لائبریری اور دار المطالعہ بھی قائم ہے۔

طالمود کی پیشگوئی

آج سے تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیان فرمودہ احادیث کی مشہور کتاب طالمود میں یہ پیشگوئی پائی جاتی ہے

"THE MESSIAH SHALL COME AND HIS KINGDOM SHALL DESCEND TO HIS SON AND GRAND SON"

یعنی مسیح موعود علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو ان کی روحانی بادشاہت ان کے بیٹے کو ملے گی اور ان کے بعد ان کے پوتے کو ملے گی (طالمود بائی جوزف بارکلے باب پنجم صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن ۱۸۷۸ء)

طالمود کی اس پیشگوئی کے عین مطابق اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے خدا تعالیٰ کے اس عظیم مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ان کی روحانی بادشاہت اور خلافت ان کے بیٹے سیدنا محمود مصلح موعود ؓ کو ملی اور آپ ؓ کے بعد پیشگوئی کے عین مطابق آپ کے فرزند اکبر اور سیدنا حضرت مسیح موعود ؑ کے موعود پوتے حضرت اقدس مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کو ملی۔ جو آج دنیا بھر کے احمدیوں کے امام اور خدا تعالیٰ کے برحق خلیفہ ہیں جن کی بابرکت قیادت میں دنیا بھر کی اقوام اور ممالک کو اسلام کے نور سے منور کیا جا رہا ہے

آپ کے کارنامے

قرآن اور احادیث کے مطابق آپ ؑ نے (۱) زندہ خدا پر زندہ ایمان (۲) تجدید دین اور (۳) غلبۂ اسلام کے تین عظیم کام سرانجام دیئے۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان محض رسمی گیا تھا زبان پر تو خدا اور اسکی صفات پر ایمان کا دعویٰ تھا مگر حقیقت میں دل ایمان سے خالی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان کے مطابق عمل مفقود تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشریف لاکر تازہ بتازہ الٰہی نشانات و معجزات کے ذریعہ زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کر دیا اور زندہ ایمان کے نتیجہ میں آپ نے صحابہ کرام ؓ جیسی مقدس اور پاک جماعت قائم کر دی۔ چنانچہ آج لاکھوں انسانوں کی زندگی کا مقصود دنیا اور اس کی لذّات کے حصول کی بجائے خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار کو حاصل اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے آج کی مادہ پرست دنیا میں یہ روحانی انقلاب ایک عظیم انقلاب ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی ادائیگی نماز کی ادائیگی کی طرح ضروری ہے
تجارت پیشہ احباب فریضۂ زکوٰۃ کی طرف توجہ کریں۔

جماعت احمدیہ میں ایک خاص تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار احباب، یتامیٰ، مساکین اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔ پس تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جتنی بھی زکوٰۃ واجب الادا ہو، داخل خزانہ کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے یتامیٰ کا حصہ ادا نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ استانی خورشید بیگم صاحبہ ۲۴/۹/۷۹ کو ساٹھ سال کی عمر میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ کا جنازہ سیالکوٹ سے ربوہ لایا گیا۔ اور ۲۶/۹/۷۹ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ ۳۵ سال تک سیالکوٹ احمدیہ گرلز ہائی سکول میں پڑھاتی رہیں۔ دو لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ دینی امور خدا کے فضل سے بڑی مستعدی سے حصہ لیتی تھیں۔ احباب سے مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا ہے۔ (محمد شفیع بکس میکر سیالکوٹ)

۲۔ میرے خسر مکرم ماسٹر لال الدین صاحب ولد فضل دین بمقام داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو بوقت چار بجے سہ پہر وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اسی رات ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مرحوم کی نماز جنازہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت و ذرّہ نوازی مورخہ ۵ اپریل بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی اور جملہ لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ آپ بہت نیک غریب پرور پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت تھی اور تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ آپ کی اولاد میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمارا سب کا حافظ و ناصر رہے۔ (ناصر احمد ساجد۔ دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

ہمارے مبلغ نائیجیریا مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد کو ایک حادثہ میں ٹانگ اور بازو پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی اور کام والی لمبی عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی شاہد - ربوہ)

(۲)

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا شاندار نمونہ

اللہ تعالیٰ نے استاذی مرحوم و مغفور کو پوری عمر، زندگی کے آخری لمحات تک ہر جہت اور ہر رنگ میں قابل رشک خدمت دین کی سعادت عطا فرمائی۔ ایسا شاندار علمی لٹریچر یادگار چھوڑا جو تعلیم و تربیت، تبلیغ اسلام اور مناظرہ کے ہر پہلو کے لحاظ سے ہمیشہ مشعلِ راہ رہے گا۔

ساری زندگی ہی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدمتِ دین اور ہمدردئ خلق میں ہی منہمک رہے۔ نہ صرف بیرونِ مرکزِ احمدیت میدانِ عمل میں بلکہ دفتر میں بھی اور گھر میں بھی جب بھی دیکھا مصروفِ کار (تحریر و مطالعہ اور علمی گفتگو میں) پایا۔ دُنیا داروں کی طرح اموال و جائیدادیں بنانے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ مقبول خدمت دین بجا لا کر رضاءِ الٰہی اور قربِ الٰہی کے حصول میں ہی کوشاں رہے۔

"خالدِ احمدیت" کا خطاب

محترم مولانا صاحب کے وفورِ اخلاص و اطاعت اور دینی و جماعتی خدمات اور متعدد کامیاب مجاہدانہ کارناموں سے خوش ہو کر اُن کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "خالد" کے خطاب سے نوازا (جب کہ دو اور مجاہدینِ اسلام مولانا جلال الدین صاحب شمس اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ گجراتی جو جماعت کے بڑے مشہور مناظر تھے، کو بھی خالد کا خطاب دیا تھا۔ یہ دونوں بزرگ بھی وصال فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے)

نہایت قابلِ قدر و قابلِ تقلید نمونہ
اعلیٰ دینی تعلیمیافتہ خادمِ دین اولاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولانا مرحوم ایک اور پہلو سے بھی بہت خوش نصیب موجود تھے کہ آپ نے اپنے سارے بچوں کی بہت عمدہ تربیت کی۔ انہیں خدمتِ دین کے لئے وقف کیا اور جماعت کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک درخشندہ مثال قائم کر دی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ سارے بچے بڑے ذہین و فطین ہیں۔ اعلیٰ دینی و دنیوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اخلاص و محبت کے ساتھ خدمتِ دین کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر، آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کر کے مرحوم خوش و خرم دنیا سے رخصت ہوئے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان عزیز بھائیوں کو اپنے عظیم والدِ مرحوم کے نقشِ قدم پر چلاتے ہوئے استقامت عطا فرمائے اور مسلسل مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

شاگرد و استاد کے درمیان رابطہ کے بارے میں گہرے احساسات و تاثرات

استاذی المحترم مرحوم جہاں یہ دیکھ کر خوش ہوتے تھے کہ اُن کے شاگرد زیورِ علم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر میدانِ عمل میں خدمتِ دین بجا لا رہے ہیں وہاں طبعی طور پر وہ اس بات سے بھی بہت خوش ہوتے تھے کہ اُن کے شاگرد اُن کے ساتھ رابطہ قائم رکھتے ہیں اور اس بارے میں وہ بہت حساس تھے۔ جب خاکسار ناچیز کبھی اُن سے ملاقات کرتا یا اُنہیں باہر سے اُن کی مزاج پُرسی اور دُعا کے لئے خط لکھتا تو وہ غیر معمولی طور پر بہت خوشی و محبت کا اظہار فرمایا کرتے۔

۶۷-۱۹۶۶ء کی خاکسار کے سر کی ہولناک مرض کے خطرناک مرحلے سے گزرنے کے بعد (اُس وقت اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر مخلصینِ جماعت کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ طور پر خاکسار کو گویا نئی زندگی عطا فرمائی تھی) جب خاکسار کچھ لکھنے پڑھنے کے قابل ہو گیا تو خاکسار نے ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور سے مرحوم کی خدمت میں دُعا کے لئے خط لکھا۔ جس پر جوابًا آپ کا شفقت نامہ دعا پر مشتمل موصول ہوا۔ اظہارِ مسرت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا کہ "آپ ایسے شاگرد ہیں جو عمومًا یاد رکھتے ہیں اور رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ ورنہ کئی تو بھول گئے ہیں۔ نیز دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے" (آمین)۔

وفات سے چند دن پہلے کا ایک خط

وسط مئی ۱۹۷۷ء میں ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور سے ہی خاکسار نے (اُس وقت خاکسار دائیں گھٹنے کے عارضہ کے علاج کے لئے جس میں پرانی مرض کے زور کے نتیجہ میں شدید درد تھی اور خود بخود گھٹنے میں شدید فریکچر ہو گیا میو ہسپتال میں صاحب فراش تھا) دعا کے لئے اپنے محبوب و شفیق اُستاد کی خدمت میں خط لکھا۔ ان کی خیریت بھی دریافت کی کیونکہ کافی دنوں سے بخار اور کھانسی سے آپ بیمار چلے آ رہے تھے۔ اُس کا جواب ۲۱ مئی ۱۹۷۷ء کو (یعنی اپنی وفات سے صرف ۸ دن پہلے۔ آپ کی وفات ۲۹ مئی ۱۹۷۷ء کو واقع ہوئی تھی) آپؓ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔ آپ نے لکھا کہ:-

"آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ جلد خیر و عافیت سے ربوہ آئیں (آمین)۔ مَیں آپ کی دعاؤں کا شکرگزار ہوں۔ میری صحت کا حال یہ ہے کہ بخار اب نہیں ہوتا اور کھانسی بھی کم ہے۔ الحمد للہ۔ کمزوری کافی ہے۔ ابھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ عزیزان عطاء الکریم و عطاء المجیب کی طرف سے السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ
خاکسار ابوالعطاء جالندھری"

مکتوب گرامی سے مرحوم و مغفور کی زندگی کی امید پیدا ہو رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ خط لکھنے سے ۸ دن بعد ہی ۲۹ مئی ۱۹۷۷ء کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ریڈیم وارڈ (میو ہسپتال) میں ہی بیڈ پر لیٹے لیٹے اچانک انتقالِ پُر ملال کی خاکسار کو خبر ملی جس سے بوجوہ دل کو بڑا ہی صدمہ پہنچا۔ دل کی عجیب حالت تھی۔ اپنی معذوری و بے بسی کی وجہ سے مولانا مرحوم کے آخری دیدار اور جنازہ میں شمولیت سے محروم رہ جانے کا طبیعت پر بہت ہی زیادہ اثر تھا۔ مگر ؎

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو
؎ بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

پڑھ کر دل کو تسلی دی۔

گو ظاہرًا جسمانی لحاظ سے استاذی المحترم اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہیں مگر اُن کا نام اور کام زندہ ہے۔ وہ اپنی بے شمار شاندار علمی و دینی خدمات کی بدولت زندہ ہیں۔ بقول شاعر ؎

اَخُو الْعِلْمِ حَیٌّ خَالِدٌ بَعْدَ مَوْتِهٖ
وَاَوْصَالُهٗ تَحْتَ التُّرَابِ رَمِیْمٌ

کہ عالم اپنی موت کے بعد بھی ہمیشہ زندہ رہتا ہے خواہ مرنے کے بعد اس کی ہڈیاں مٹی کے نیچے ہی کیوں نہ بوسیدہ ہو جائیں۔

سو محترم مولانا بھی اپنے علمی فضائل اور خدماتِ جلیلہ کے ذریعہ گویا زندہ ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند تر درجات عطا فرماتے اور آپ کی رُوح پر انوار و برکات کی بارش نازل فرماتا رہے اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور آپ کی اولاد کا روحانی و جسمانی لحاظ سے ہر لحظہ و ہر آن حافظ و ناصر رہے نیز آپ کی رحلت سے جماعت میں بظاہر جو خلا نظر آتا ہے اُسے خود اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے۔ دوسرے تمام کارکنان واقفین مجاہدین و مبلغینِ اسلام کو اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اخلاص و مستعدی اور استقلال سے امامِ وقت کی بابرکت ہدایات کے مطابق خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور حضور انور کے اشاعتِ اسلام کے لئے تمام عالمگیر منصوبوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔ (آمین ثم آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یومِ خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد

بہاولپور

۲۷ مئی ۱۹۷۹ء کو ساڑھے پانچ بجے شام مرکز کی ہدایت کے مطابق زیرِ صدارت مکرم رانا مبارک احمد صاحب قائم مقام امیر جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ جس میں جماعت کے دوستوں کے علاوہ بہنوں نے بھی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ نظم مکرم حکیم بشیر احمد صاحب نے پیش کی۔ آپ کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے خلافتِ احمدیہ کی تاریخ اور مکرم عبدالخالق صاحب خالد ایڈیشنل جنرل سیکرٹری نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر تقریر فرمائی۔ مکرم ندیم یعقوب صاحب نے نظم پڑھی اور اجلاس کے آخر میں مکرم امداد الرحمٰن صاحب صدیقی مربی سلسلہ نے مقامِ خلافت پر تقریر فرمائی۔ جلسہ اجتماعی دعا پر برخاست ہوا۔ (جنرل سیکرٹری)

بھیرہ

مرکز کے اعلان کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عشاء زیرِ صدارت مکرمی امیر صاحب یومِ خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم ملک محمد قاسم صاحب مجوکہ نے تقریباً ۴۵ منٹ تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم عثمان غنی صاحب نے دُرِّ ثمین سے ترنم سے نظم پڑھی جس کے بعد مکرم پروفیسر محمد شریف صاحب نے یومِ خلافت کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے حاضرین سے خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد بھیرہ)

چکوال

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب زیرِ صدارت مکرم ملک مبارک احمد صاحب جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چکوال نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم حفیظ احمد صاحب نے "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آخر میں خاکسار نے "خلافت کا مقام اور اس کی ضرورت" کے عنوان پر تقریر کی۔ جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(محمد حسین شاہد مربی سلسلہ مقیم چکوال)

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر کے زیرِ اہتمام ۲۷ مئی بعد نماز مغرب مسجد بلال میں جلسہ بسلسلہ یومِ خلافت زیرِ صدارت مکرمی جناب قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوتِ کلام پاک مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے کی۔ پھر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب نے "برکاتِ خلافت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ مکرم ناصر احمد صاحب مہار نے "برکاتِ خلافت" اور مکرم ماسٹر قمر الحق صاحب نے "اطاعت اور فرمانبرداری" کے موضوع پر مضمون پڑھے جس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے "خلافت کی اہمیت" پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ خلافت کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے کیونکہ اسلام کی سربسزی اور خوفوں سے امن میں رہنے کا واحد وسیلہ خلیفہ کا وجود باجود ہے۔ ہر خیر و برکت خلیفہ کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت میں ہے۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حنیف احمد قریشی سکھر)

فیصل آباد

۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد فضل فیصل آباد میں زیرِ صدارت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد پانچ احباب نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر فرمائیں:-

۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے
۲۔ خلیفہ کا مقام
۳۔ خلافت کی اقسام
۴۔ برکاتِ خلافت
۵۔ نظامِ خلافت

آخر میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے صدارتی خطاب فرمایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ جس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد فیصل آباد)

لاڑکانہ

۲۷ مئی کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ لاڑکانہ کی طرف سے یومِ خلافت کی تقریب پر ایک جلسہ زیرِ صدارت خاکسار علی انور ابڑو صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ شہر منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب ابڑو نے کی۔ مکرم انس احمد صاحب نے خلافت کے بارہ میں ایک نظم پڑھی اور اس کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:-

۱۔ مکرم ماسٹر محمد نواز صاحب ابڑو سیکرٹری مال	برکاتِ خلافت
۲۔ " شاد علی صاحب چانڈیہ	خلافت کیوں ضروری ہے؟
۳۔ صدر اجلاس علی انور ابڑو	خلیفہ خدا بناتا ہے
۴۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مربی سلسلہ	جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا قیام اور اس کا پس منظر

اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ میں جماعت مقامی کے انصار، خدام، اطفال اور مستورات نے شرکت فرمائی۔

(صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ شہر)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ مکان $\frac{6}{12}$ محلہ ٹھٹھیاراں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم غلام حسین صاحب کھوکھر وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت $\frac{1}{22}$ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ -/۲۳۵۵ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) محمد شریف صاحب (۲) نور احمد صاحب (۳) منظور احمد صاحب (۴) محمود انور صاحب (۵) ناصر احمد صاحب (۶) جاوید اقبال صاحب پسران مرحوم (۷) خورشید بیگم صاحبہ (۸) حلیمہ اختر صاحبہ (۹) امۃ النصیر صاحبہ (۱۰) نصرت جہاں صاحبہ۔

مرحوم موصی تھے اور ان کا تمام حصہ جائیداد ادا کر دیا گیا ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۲۳۵۵ روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اِس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اِن وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۸۶

مَیں چوہدری محمد انور واہلہ ولد چوہدری علی احمد واہلہ قوم واہلہ جٹ پیشہ کاروبار عمر ۳۵ سال بیعت نومبر ۱۹۶۵ء ساکن اچھرہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{79}$-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- ۱/۳ حصہ دکان بنام آٹو پارٹس سنٹر واقع ۱۵-۱-۱ سے فیروز پور روڈ لاہور مالیت ۲۷،۲۹،۲۰ روپے۔

۲- پلاٹ برقبہ ایک کنال واقع سمن برگ لاہور مالیت ۲۰ ہزار روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد محمد انور واہلہ

گواہ شد نذر محمد کھوکھر وصیت نمبر ۱۹۲۱۵ سیکرٹری مال حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

گواہ شد عبدالرشید منگلا وصیت نمبر ۲۲۰۷۷ سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۰۸۷

مَیں ساجدہ بیگم زوجہ شیخ محمد ادریس صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی ساکن ۲/۲-۷ بلاک ایل ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{79}$-۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند چار ہزار روپے

۲- زیورات طلائی وزنی ۹ تولہ بحساب -/۵۰۰ روپے فی تولہ -/۴۵۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اِس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ ساجدہ بیگم زوجہ شیخ محمد ادریس صاحب۔

گواہ شد۔ محمد ادریس 28-C-ایل ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

اداریہ (بقیہ صد ۲)

ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وہ مخلوق کے لئے مرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی اِس لئے کہ وہ جب دیکھتے ہیں کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے یا اور نقص اس میں پائے جاتے ہیں (تو اسے عاق کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں)۔ مگر انبیاء، رسل کی یہ عادت نہیں ہوتی۔ وہ مخلوق کو دیکھتے ہیں کہ ان پر حملہ کرتی اور ستاتی ہے لیکن وہ ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کے لئے اِس قدر دعا کرتے تھے جس کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دل میں ایک پیاس لگا دی تھی کہ لوگ مسلمان ہوں اور خدائے واحد کے پرستار ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۷۸-۱۸۱)

اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مامورین الٰہی کی اپنے مشن میں کامیابی کا راز مخلوقِ خدا کے ساتھ ہمدردی و غمخواری کا وہ بے مثال جذبہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے دل میں ودیعت کیا جاتا ہے۔ اِس جذبہ کے زیرِ اثر ہی انکی دعاؤں میں جوش اور درد و سوز پیدا ہوتا ہے۔ تضرع و ابتہال سے بھری ہوئی یہ پُر درد و پُر سوز دعائیں ہی نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہیں جس کے نتیجہ میں لوگوں کے دلوں اور خیالات میں تبدیلی آتی ہے اور وہ بے اختیار حق کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ اِس طرح مامورینِ الٰہی انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی اپنے مشن میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

مسل نمبر ۲۴۰۸۸

مَیں حمید احمد ولد رشید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R/561/9 کراچی ۳۸ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{79}$-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اِس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اِس وقت -/۱۸۰۰ روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد حمید احمد

گواہ شد صغیر احمد جیمہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد۔ شیخ نثار احمد سیکرٹری وصایا حلقہ دستگیر سوسائٹی وصیت نمبر ۱۳۱۳۳۔

دعائے مغفرت

میرے پھوپھی زاد صغیر احمد عین عالمِ شباب میں ۲ رمئی کو لاہور میں الیکٹرک پول سے گر کر ہلاک ہو گئے۔ مرحوم نہایت ہی مخلص دیندار اور محبت کرنے والے انسان تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بخشش سے نوازے، اپنی قربت عطا کرے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ہماری غمزدہ پھوپھی جان اور دیگر لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

(محمد لطیف سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بدوملہی میں سلائیڈز اور اس کے خوشکن نتائج

مورخہ ۱۷ مئی بروز جمعرات جامع مسجد احمدیہ بدوملہی میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے متعلق سلائیڈز دکھلائیں۔ محترم چوہدری صاحب موصوف نے بڑے دلکش انداز میں جماعت کی تاریخ اور تبلیغ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چھ سو سے زائد افراد اس پروگرام کو دیکھ کر محظوظ ہوئے۔ جس میں سو سے زائد دوسرے احباب بھی شامل تھے۔ انہوں نے بہت اچھا اثر لیا۔

سلائیڈز کا ایک خوشکن نتیجہ یہ نکلا کہ دس مخلصین جماعت ۵۰۰/- روپیہ کا وعدہ کر کے تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شامل ہوئے۔ اس طرح بدوملہی کا سالانہ بجٹ اڑھائی ہزار سے ساڑھے سات ہزار تک پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت ان مخلصین کے اموال میں برکت دے۔

(حنیف احمد محمود۔ مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی)

ایصالِ ثواب

ایک مخلص خاتون محترمہ انور بیگم مرحومہ زوجہ مکرم مرزا محمد شریف صاحب فیصل آباد کی وفات پر ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مبلغ ۴۵۰/- روپے ان کے حسب ذیل عزیز و اقارب نے مساجد فنڈ میں جمع کروائے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

۱۔ مکرم مرزا محمد شریف صاحب	(شوہر)	۱۰۰۔۔۔۰۰
۲۔ ؍؍ مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	(بھائی)	۱۰۰۔۔۔۰۰
۳۔ ؍؍ میاں منیر احمد صاحب	(بھائی)	۱۰۰۔۔۔۰۰
۴۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ	(نند)	۵۰۔۔۔۰۰
۵۔ ؍؍ سعیدہ بیگم صاحبہ	(ہمشیرہ)	۵۰۔۔۔۰۰
۶۔ ؍؍ بشریٰ بیگم صاحبہ	(بھانجی)	۵۰۔۔۔۰۰

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو درجات کی بلندی اور عزیز و اقارب کو حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بیٹا عزیزم داؤد احمد بعمر ساڑھے چھ سال سکول سے آتے ہوئے ایک حادثہ کا شکار ہو کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(بشیر الدین کمال۔ راولپنڈی)

دعائے مغفرت

عزیزم بشیر احمد بھٹی ابن برادرم نذیر احمد صاحب بھٹی پندرہ سال کی عمر میں چند ماہ کی علالت کے بعد ۲۴ مئی ۱۹۷۹ء بروز جمعرات بوقت دس بجے شب سول ہسپتال حیدر آباد میں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم ساتویں جماعت کا طالب علم اور نہایت ذہین اور ہوشیار تھا۔ وفات سے ایک روز قبل تمام چھوٹے بڑے بہن بھائیوں، عزیز و اقارب اور والدین سے اپنی بخشش کی درخواست کرتا رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ (عبد العزیز باغبان محمود آباد ضلع تھرپارکر)

زعماء کرام انصار اللہ

زعماء کرام انصار اللہ سال رواں کے بجٹ کے مقابل تدریجی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خریداران مصباح کے لئے ضروری اطلاع

ماہنامہ مصباح کی خریدار بہنوں کی طرف سے روزانہ بہت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں کہ ماہ اپریل و ماہ مئی کا رسالہ نہیں ملا۔

جملہ احمدی بہنوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رسالہ مصباح کے پبلشر مکرم محمد شفیق قیصر صاحب وفات پا چکے ہیں۔ اب جب تک حکومت کی طرف سے نئے پبلشر کی منظوری نہیں ملتی قانوناً رسالہ شائع نہیں ہو سکتا۔ نئے پبلشر کی منظوری حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

تاہم جب تک یہ منظوری نہ ملے ہم جملہ خریداران مصباح سے مجبوراً اس التوا پر اظہار معذرت کرتے ہیں اور انہیں مطلع کرتے ہیں کہ پبلشر کی منظوری مل جانے پر انشاء اللہ بلا تاخیر رسالہ شائع ہو کر ان کی خدمت میں پہنچ جائے گا۔ (امۃ اللطیف خورشید۔ مدیرہ مصباح)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بیٹے کی عمر چند دن ہے اسے بخار اور پیٹ میں درد ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی زندگی سے نوازے۔

(محمود احمد ٹیلہ سابق سیکرٹری مال دوحا۔ قطر)

۲۔ میرا بھتیجا عزیزی عبد الباسط ابن چوہدری عبد الرحیم صاحب ساہیوال اس وقت بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز میرے لڑکے خالد نعیم نے امسال ایف۔ ایس سی کا امتحان دینا ہے اس کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(عبد الرحمٰن عزیز سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاکپتن)

۳۔ خاکسار عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ بائیں بازو کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ابھی تک تکلیف باقی ہے۔ دونوں پاؤں پر ایگزیما کی وجہ سے تکلیف ہے۔ کمر کے نچلے حصے میں خارش کی وجہ سے زخم ہو گیا تھا اور اب پھوڑے کی شکل اختیار کر گیا ہے اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد خاں امیر جماعت احمدیہ پاکپتن)

⊙ وی سی آر ⊙ ٹیلیویژن ⊙ ٹیپ ریکارڈ ⊙ ٹرانسسٹر
⊙ چینجر اور الیکٹرک ریڈیو کی معیاری مرمت کے سپیشلسٹ
ڈاٹ محلہ دار البرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان گمشدگی

ایک عدد گھڑی ویسٹرن واچ (ربوہ میں) کہیں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو براہ مہربانی مومن کلاتھ ہاؤس پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

اللہ یار ناصر سیلزمین
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴